Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 18. Issue 01, June 2026

تحقیقی وتنقیدی مجلّہ
دریافت

Received: 15th February, 2026 | Accepted: 13th June, 2026 | Available Online: 30th June, 2026
Digital Object Identifier: 10.52015/daryaft.v18i01.451

فروزان: ترک ادب میں سماجی حقیقت نگاری اور اردو افسانے کے مشترک رجحانات

Füruzan: Social Realism in Turkish Literature and Shared Trends with Urdu Short Fiction

MÜZEYYEN EKEN[1] **AND DR. MEHMET KEMAL ÇAKMAKÇI**[2]
[1] Master's Student, Department of Urdu Language and literature, Selçuk University, Konya, Türkiye
[2] Assistant Professor, Department of Urdu Language and literature, Selçuk University, Konya, Türkiye
Corresponding author: Ms. Müzeyyen Eken (muzeyyen_eken2016@outlook.com)

CONFLICT OF INTEREST: The authors declare that there are no conflicts of interest related to the research, authorship, and/or publication of this article, and that the data presented have not been fabricated or falsified.

FUNDING: This research did not receive any specific grant or financial support from public, commercial, or not-for profit funding agencies.

PARTICIPANT CONSENT: The authors confirm that Informed consent was obtained from all participants, and confidentiality was duly maintained.

KEYWORDS: Füruzan, Turkish Literature, Social Realism, Urdu Literature, Comparative Literature, Migration, Class Conflict

ABSTRACT: Following Turkey's democratic transition after 1960, Turkish literature underwent significant thematic and stylistic changes. Among the prominent writers of this period, Füruzan emerged as a distinctive voice of social realism. Her works portray the lives of peasants, labourers, migrants, women, and other marginalized groups, addressing issues such as class conflict, migration, social inequality, gender relations, and alienation. While highlighting social realities, she also explores the emotional and psychological dimensions of individual experience.Through her sensitive and realistic depiction of society, Füruzan secured a significant place in modern Turkish literature. Many of the themes and concerns reflected in her fiction—particularly social injustice, migration, poverty, and human relationships—resonate with those found in Urdu short fiction. This study examines Füruzan's contribution to social realism in Turkish literature and identifies the shared thematic trends between her works and Urdu short fiction.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-Non Commercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

۱۹۶۰ء کے بعد جمہوریہ ترکیہ میں اہم سیاسی، سماجی واقعات وقوع پذیر ہوئے۔ ان تبدیلیوں کے اثرات براہ راست ترک ادب پر اس طور مرتب ہوئے کہ ساٹھ کی دہائی کے بعد کا ترک ادب منفرد پہچان کا حامل قرار پاتا ہے۔ اس دور میں مضافات سے بڑے شہروں کی طرف تیز رفتار ہجرت ہوئی۔ مزدوروں کی منظم تحریکیں منظر عام پر آئیں، اور شہری علاقوں میں غربت کے مسائل جیسے

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 18. Issue 01, June 2026

عوامل نے بہت سے ادیبوں کی کہانیوں اور ناولوں کے موضوعات کا تعین کیا۔ ادب نے انفرادی کہانیوں سے آگے بڑھ کر سماجی حقیقت کی عکاسی کرنا شروع کر دی۔ خاص طور پر ہجرت، وابستگی اور اجنبیت کے احساسات جیسے موضوعات شدت کے ساتھ تصانیف میں شامل کیے گئے۔ مجبوراً کی گئیں ہجرتوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والا درد، پچھتاوا، حسرت، بے وطنی، اجنبیت کا احساس، کہانیوں کا مرکزی موضوع بن گیا ہے۔[۱] اس طرح مہاجر مزدور، شہر کا غریب طبقہ، ٹوٹتے خاندانوں کے افراد اور کم عمری میں ذمہ داریاں سنبھالنے والے بچوں جیسے نئے کردار بھی ادب میں نمایاں طور پر شامل ہوئے۔

فروزان بھی اسی دور میں ابھرنے والی ایک منفرد مصنفہ ہیں جنھوں نے اپنی تصانیف میں سماجی مسائل کو حقیقت پسندانہ نقطۂ نظر کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ان کی کہانیوں میں انفرادی ڈراما، سماجی حالات سے الگ نہیں ہوتا، بلکہ پسماندہ خواتین، ہجرت کی وجہ سے بکھرنے والی زندگیاں بھی ان کے ادبی اظہار کا مرکزی حصہ ہیں۔[۲] اس دور میں دیگر ادیبوں کی نسبت فروزان کو اپنے ہم عصر مصنفین سیوگی سوسال (Sevgi Soysal) اور عدالت اواولو (Adalet Ağaoğlu) کے ساتھ خوب توجہ حاصل ہوئی۔[۳]۔ ان مصنفین نے اپنی تصانیف میں خواتین کے مسائل، سماجی نفسیاتی شعور، مرد و عورت کے تعلقات، جدیدیت کو موضوع بنایا۔ خاص طور پر بارہ مارچ کا دور، جو تقریباً دو سال تک جاری رہنے والے سیاسی انتشار سے عبارت تھا، ایک ایسا مرحلہ تھا جس میں متعدد مصنفین کو گرفتار کیا گیا اور جس نے سماجی ڈھانچے کو گہرائی سے متاثر کیا۔ اس سیاق و سباق میں خواتین کی شناخت، مادیت، محنت اور فرد کی جدوجہد فروزان کی تحریروں میں اہم مقام حاصل کر لیتی ہے۔ اقتصادی مشکلات اور سماجی دباؤ کرداروں کے وجودی دائرے کو تشکیل دیتے ہیں۔[۴] ترک ادب میں دیگر مصنفین کی طرح فروزان نے بھی خاص طور پر خواتین کے مسائل پر مخصوص تنقیدی نقطۂ نظر اپنایا۔

فروزان جس کا اصل نام فیروزہ سلچوک ہے، ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو استنبول میں پیدا ہوئی۔ ان کے والد میر علی صاحب کے خاندان نے پہلی جنگِ عظیم کے بعد بلقان سے اناطولیہ ہجرت کی۔ ہجرت کے نتیجے میں اس خاندان نے اپنے معاشی سر چشمے کھو دیے اور اچانک غربت کے دور میں داخل ہو گیا۔[۵] والد کے انتقال کے بعد تحریر و تصنیف کا آغاز کرنے والی فروزان نے اپنی تصانیف میں وجود اور اس کے ذریعے اپنی داخلی دنیا کو ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ اس دور میں فروزان کی والدہ نے ان کی حمایت و مدد کی۔ کم عمری میں والد کے انتقال کے باعث فروزان کی ان سے تعلق کی یادیں محدود رہ گئیں، جس کے نتیجے میں والدہ کو ان کی زندگی میں ہمیشہ مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ اپنے بچپن وہ گاہے بگاہے اپنے چچا اور نانی کے ساتھ بھی رہیں۔ خصوصاً نانی سے سنی کہانیوں کے ذریعے اپنے لیے ایک تصوراتی دنیا قائم کی۔ انھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم پانچ مختلف سکولوں میں حاصل کی جو مختلف علاقوں میں واقع تھے۔ مادی مشکلات کی وجہ سے وہ تھوڑے عرصے کے لیے سکول جا سکیں۔ اس کے باوجود انھوں نے پڑھنے لکھنے سے رشتہ قائم رکھا بلکہ خود کو پڑھنے لکھنے کے لیے وقف کر دیا۔ انھوں نے ۱۹۴۶ء میں اپنی ابتدائی تعلیم مکمل کی لیکن مادی مشکلات کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رکھ پائیں۔[۶] فروزان نے بچپن ہی سے ادب کے ساتھ مصوری اور موسیقی میں بھی گہری دلچسپی لینی شروع کر دی۔ ادبی زندگی کے ساتھ ساتھ سٹیج آرٹس میں ان کی دلچسپی نے انھیں ایک ہمہ جہت فنکار بننے میں مدد فراہم کی۔ اس عرصے میں مختلف میدانوں میں خود کو ترقی دینے والی فروزان نے اپنی تحریروں میں ابتدا میں یردلین (Yerdelen) تخلص کا استعمال کیا اور ۱۹۵۸ء میں کارٹونسٹ توربان سلچوک سے شادی کے بعد

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 18. Issue 01, June 2026

تحقیقی وتنقیدی مجلّہ
دریافت

"سلچوک" کے قلمی نام سے لکھنا شروع کیا۔ لیکن اس شادی کے طلاق پر ختم ہونے کے بعد انھوں نے اپنی تصانیف صرف "فروزان" کے نام سے لکھیں۔(۷)

سن ۱۹۷۵۔۷۶ء کے درمیان ایک ادبی پروگرام کے تحت برلن، مغربی جرمنی میں ایک سال مقیم رہیں۔ اس دوران انھوں نے یہاں مزدوروں اور فنکاروں کے ساتھ وقت گزارا، ان کے انٹرویوز کیے۔ یوں انھیں یورپی معاشرے اور محنت کش طبقوں کی زندگی کے تجربات کا قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔(۸) اس حساسیت کو ترکی میں قیام پذیر مہاجرین پر لکھی گئیں ان کی تحریروں میں بھی بآسانی دیکھا جا سکتا ہے۔ فروزان کی بیشتر تحریروں میں ان کے گہرے مشاہدے اور حساس دل و دماغ کی بدولت مہاجرین اور پسماندہ طبقے کے مسائل کی بہترین عکاسی ملتی ہے۔ خصوصاً جرمنی سے واپسی کے بعد ان کی تصانیف میں ترکوں اور ترکی میں آباد غیر ملکی مزدوروں کے مابین ہم آہنگی کے مسائل کو خاص اہمیت ملتی دکھائی دیتی ہے۔(۹) فروزان ایک ایسی ادیبہ ہیں جو اپنی تصانیف میں اپنی حدود متعین کرتی ہیں۔ وہ ۱۱ فروری ۲۰۲۴ء کو اٹھاسی برس کی عمر میں استنبول میں وفات پا گئیں اور زنجرلیکیو Zincirlikuyu قبرستان میں مدفون ہوئیں۔(۱۰)

فروزان نے ترک ادب میں خاص طور پر کہانی کی صنف میں اپنا منفرد اسلوب بیاں قائم کیا ہے۔ سماجی حقائق کو انفرادی زندگیوں کے ساتھ مربوط انداز میں پیش کرنا، ان کی تصانیف کو نہ صرف حساسیت بلکہ عالمی اہمیت بھی عطا کرتا ہے۔ اس لحاظ سے ان کی ادبی شخصیت، اپنے دور کے سماجی اور ثقافتی محرکات کی عکاسی کرتی ہے۔ انھوں نے ۱۹۵۰ء کی دہائی کے وسط میں تحریری کام کا باقاعدہ آغاز کیا۔(۱۱) ۱۹۵۶ء میں ان کی پہلی کہانی "اُلومسوز حکایہ" (Olumsuz Hikaye) مشہور رسالے "سیچل میش حکایرلر" (Seçilmiş Hikayeler) میں شائع ہوئی۔ فروزان کی کہانیوں کی کامیابی کا سبب بلاشبہ، عام انسان کی روزمرہ زندگی کو پوری سچائی سے پیش کرنا ہے۔ ان کی ابتدائی کہانیوں سے ہی نمایاں ہونے والی اس خاصیت کو اس دور کے نامور ادبی نقادوں کی جانب سے سراہا گیا۔(۱۲) مصنف کی زندگی کے تجربات اور تخیلی کرداروں کی زندگی اکثر ایک دوسرے میں گھلی ہوئی ہوتی ہے۔ مشاہدے اور ذاتی تجربات پر مبنی اسلوب بیاں، زندگی کے تجربے کے نقوش رکھنے والے حقیقی متون کے طور پر توجہ کھینچتا ہے۔ اپنی کہانیوں میں وہ اکثر مدہم، روزمرہ اور بعض اوقات بے نام کرداروں کو جگہ دیتی ہیں جو کہ اپنے عصر کے عالمی نقطۂ نظر کا ایک نتیجہ ہے۔ منفرد زبان بیاں اور منکسر المزاج اسلوب، ان کی تحریروں کی اثر انگیزی کو بڑھانے والی نمایاں خصوصیات ہیں۔ فروزان ایسی مصنفہ ہیں جو اپنی تصانیف اور قارئین کے درمیان فاصلہ قائم نہیں کرتیں۔ عام انسان کی روزمرہ زندگی اور حساس گوشوں کی طرف رجحان رکھنے والا یہ نقطہ نظر، ان کی اسلوب بیاں کی بنیادی خصوصیات میں شامل ہے۔(۱۳) یہ پہلو، ان کے متون میں حقیقت پسندی کے احساس کو مزید مضبوط بناتا ہے۔ فروزان کو ترک کہانی نویس کے لحاظ سے قیمتی بنانے والا ایک اور زاویہ یہ کہ انھوں نے عورت اور عورت سے متعلق بہت سی چیزوں کو مخلصانہ اسلوب میں پیش کیا ہے۔(۱۴)

ان کی زیادہ تر کہانیوں میں خواتین چاہے طلاق یافتہ ہوں یا بیوہ، گھر کی سربراہ کے طور پر نظام زندگی کی قیادت کرتے ہوئے نظر آتی ہیں۔ تاہم بیشتر موقعوں پر یہ کوشش ناکامی پر منتج ہوتی ہے۔ ۔ ان کہانیوں کا پلاٹ بنیادی طور پر خواتین کے گرد گھومتا

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 18. Issue 01, June 2026

ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ایسی خواتین کے گرد جو معاشرے میں تنہا کھڑی ہیں یا کر دی گئی ہیں اور ایک طرح سے انھیں سماجی تنہائی کا سامنا ہے۔ ان کے کرداروں میں عمر رسیدہ خادمائیں، مہاجر خاندان، جنسی زیادتی کا شکار خواتین اور ناپسندیدہ بیویاں شامل ہیں۔ (۱۵) ۱۹۶۸ء میں "تاشرالی" (Taşralı) کے نام سے ایک افسانہ "پپائریوش" (Papirüs) نامی رسالے میں طبع ہوا۔ شائع ہوتے ہی اس کہانی کو ادبی حلقوں میں زبردست توجہ حاصل ہوئی۔ ۱۹۷۱ء میں شائع ہونے والی کتاب "پراسزیاتیلی" (Parasız Yatılı) کے ذریعے انھوں نے اپنے قارئین کا حلقہ خوب وسیع کیا۔ ان کی تصانیف کو انگریزی، جرمن، روسی، ڈچ، سویڈش، عربی اور فارسی جیسی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ۱۹۷۱ء میں "کوشاتما" (Kuşatma) اور ۱۹۷۳ء میں "بینم سینم ملارم" (Benim Sinemalarım) کے نام سے ان کی کہانیوں کے مجموعے شائع ہوئے۔ فروزان نے ۱۹۷۴ء میں شائع ہونے والے اپنے ناول "کرک یادیلیر" (Kırk Yedililer) سے بین الاقوامی سطح پر معروف ترک زبان و ادب کا انعام حاصل کیا ہے۔ اس کامیابی کے بعد فروزان کا شمار ترک ادب کے صف اول کے ادیبوں میں ہونے لگا۔ ناول "برلن ان نار چیچیئی" (Berlin'in Nar Çiçeği) کی اشاعت کے بعد فروزان عالمی سطح پر ترک ادیبہ کے طور پر معروف ہوئیں۔ "لودوسلار شہری" (Lodoslar Şehri) نظم کی صنف میں فروزان کی واحد تصنیف ہے۔ ناول، کہانی، ڈرامہ، تھیٹر، سفر نامہ اور نظم جیسی مختلف اصناف میں تصانیف پیش کرنا، مصنفہ کی ادب میں ہمہ جہتی کو ثابت کرنے کی حیثیت رکھتا ہے۔ (۱۶) اپنی اس ہمہ جہتی کے ساتھ فروزان نے، ترک ادب کو تقریباً ہر شعبے میں قیمتی تصانیف فراہم کی ہیں۔

فروزان کی تصانیف پر نظر ڈالیں تو افسانے، ناول، سفر نامے، رپورتاژ، ڈرامے، شاعری، بچوں کی کتب اور انتھولوجی جیسے موضوعات پر کتابیں ملتی ہیں۔ (۱۷) ۱۹۷۱ء میں لکھی گئی کہانی "پراسزیاتیلی" (Parasız Yatılı) میں غربت اور طبقاتی عدم مساوات کو ایک کمسن لڑکی کے نقطۂ نظر سے پیش کیا گیا ہے۔ امتحان کا دباؤ، تنہائی، امید، معاشی اور جذباتی کمزوریوں کے ذریعے اسے واضح کیا گیا ہے۔ ماں کا بنیادی کام گھریلو ذمہ داریوں کی منصفانہ تقسیم اور خواتین کی محنت کی مرئیت کو ظاہر کرتا ہے جبکہ اس کہانی میں وہ طبقاتی جبر کے خلاف انفرادی سطح پر کی جانے والی کوشش کی علامت کے طور پر سامنے آتی ہے۔ اولاد کی خواہشات، خاندانی مدد اور جذبہ ایثار و قربانی ساتھ مل کر کہانی کو جذباتی اور سماجی گہرائی فراہم کرتی ہیں۔ "کوشاتما" (Kuşatma)، "بینم سینم ملارم" (Benim Sinemalarım) اور ۲۰۰۳ء میں شائع ہونے والی تصنیف "توپلیو او کیولر" (Toplu Öykülr) میں غربت، طبقاتی تصادم اور شہری مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں "توپلیو او کیولر" (Toplu Öykülr) نامی کتاب میں ہجرت، تنہائی، خواتین کی شناخت جیسے موضوعات بھی موجود ہیں۔ ۱۹۷۳ء کی کہانی "بینم سینم ملارم" (Benim Sinemalarım) استنبول کے غریب محلوں میں پروان چڑھنے والی ایک عورت کی اپنے خاندان سے چھپ کر گزاری گئی زندگی اور داخلی دنیا کو موضوع بناتی ہے۔ ۱۹۸۲ء میں تحریر کردہ کہانی "گیجے نن اوتیکی" (Gecenin Öteki Yüzü) میں ایک امیر خاندان سے تعلق رکھنے والی عورت اپنے خاندان کی مخالفت کے باوجود ایک غریب مرد سے شادی کرتی ہے۔ اس کہانی کو ۱۹۸۷ء میں ترک ٹی وی (TRT) پر تین اقساط پر مشتمل ایک سیریز کے طور پر پیش کیا گیا۔ ۱۹۹۶ء میں شائع ہونے والی "گل موسمیدر" (Gül Mevsimidir) کی کہانی ایک غربت زدہ مرد کردار رشدی شاہین کی آزادی کی جنگ میں حصہ لینے کی خواہش اور اس وجہ سے اپنی محبوبہ مسعدت سے جدائی کے خوف کے گرد گھومتی ہے۔ اسی دور کا دوسرا

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 18. Issue 01, June 2026

افسانہ "سیوداد ولو بریاز" (Sevda Dolu Bir Yaz) ایک ماں کی طرف سے اپنے بچے کو سنائی جانے والی ماضی کی یادوں پر مبنی ہے، جو ماضی اور حال کے درمیان ایک جذباتی پل قائم کرتی ہے۔ اس کہانی کو بعد ازاں ۲۰۰۱ء میں تھیٹر میں ڈھال کر ایک یک شخصی کھیل کے طور پر بھی پیش کیا گیا۔ فروزان کے ناول "کرک یادیلیر" (Kırk Yedililer) اور "برلن ان نار چیچیئ" (Berlin'in Nar Çiçeği) میں فروزان نے اجنبیت، شناخت کی تلاش، سماجی اور سیاسی دباؤ اور ماضی سے مکالمے جیسے موضوعات کو گہرائی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ، فروزان کی دیگر تصانیف "یانی کونوکلار" (Yeni Konuklar)، (۱۹۷۷ء)، "ایو صاحب لیری" (Ev Sahipleri)، (۱۹۸۱) "بلقان یولجو سو" (Balkan Yolcusu)، (۱۹۹۴) "اشتے بزم رومیلی" (İşte Bizim Rumeli) سفر نامے اور انٹرویوز پر مبنی ہیں۔ ۱۹۸۱ء میں "ریدیفئے گوزیلمے" (Redife'ye Güzelleme) اور ۱۹۹۷ء میں منظر عام پر آنے والی کتاب "کیش گیلمیدن" (Kış Gelmeden) ڈراموں پر مشتمل ہیں۔ ۱۹۹۱ء میں "لودوسلار شہری" (Lodoslar Şehri) کے عنوان سے شاعری کی کتاب چھپی۔ ۱۹۷۶ء میں "ترکیے چوجوکلاری" (Türkiye Çocukları) کتاب میں بچوں کے لیے لکھی گئیں کہانیاں ہیں اور ۱۹۸۴ء میں "برگلدستے" (Bir Güldeste) بھی کہانیوں کا مجموعہ ہے۔

فروزان کی تصانیف میں پیش کیے گئے موضوعات اردو ادب کے ترقی پسند اور جدید افسانوی ادب کے کئی رجحانات سے مماثلت رکھتے ہیں۔ خصوصاً سعادت حسن منٹو، عصمت چغتائی، راجندر سنگھ بیدی اور قرۃ العین حیدر جیسے اردو افسانہ نگاروں نے بھی غربت، سماجی ناہمواری، عورت کے مسائل، ہجرت، شناخت کے بحران اور طبقاتی کشمکش کو حقیقت پسندانہ انداز میں اپنی تحریروں کا حصہ بنایا۔ تقسیم ہند کے بعد اردو ادب میں اجنبیت، بے وطنی اور داخلی تنہائی کا احساس، فروزان کی کہانیوں میں نظر آنے والے ہجرت اور بیگانگی کے موضوعات کے ساتھ فکری مماثلت رکھتے ہیں۔ اسی طرح خواتین کی داخلی دنیا، معاشرتی دباؤ اور فرد کی آزادی کی جدوجہد کو جس حساسیت کے ساتھ فروزان نے پیش کیا ہے، وہ اردو ادب میں عصمت چغتائی اور قرۃ العین حیدر کی تحریروں کی یاد دلاتا ہے۔ اس لحاظ سے فروزان کی ادبی جہتیں نہ صرف ترک ادب بلکہ اردو ادب کے سماجی حقیقت پسندانہ اور جدید افسانوی رجحانات کے ساتھ بھی ایک معنوی ربط قائم کرتی ہیں۔

اس مقالے میں فروزان کی زندگی، ادبی شخصیت اور تصانیف کا جائزہ لے کر مصنف کے اسلوب، سماجی تفہیم اور تحریری انداز پر گفتگو کی گئی ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مصنفہ کی ذاتی زندگی کے تجربات کا براہ راست تعلق ان کی ادبی حساسیت سے ہے۔ بچپن میں جس غربت، ہجرت اور نقصان کے احساس کا سامنا انھیں کرنا پڑا، انھوں نے مل کر ان کی تحریروں کا فکری اور جذباتی پس منظر تشکیل دیا۔ فروزان کا مشاہدہ اور بیان کرنے کی قوت نے افسانہ اور حقیقت کے درمیان ایک مضبوط اور معتبر رشتہ قائم کیا ہے۔ اس لحاظ سے وہ نہ صرف اپنے عہد بلکہ مجموعی طور پر ترک افسانہ نگاری کی نمایاں اور مستند آوازوں میں سے ایک ہیں۔

فروزان نے نظریاتی جدوجہد اور معاشرے کے بالائی طبقے کو مرکز نگاہ بنانے والی کہانیوں کی بجائے غریبوں، مہاجروں، عورتوں، بچوں اور سماجی طور پر پسماندہ افراد کی روزمرہ کی زندگیوں کو اپنی تحریروں کا موضوع بنایا۔ مصنفہ نے ترک ادب میں ایک منفرد مقام حاصل کیا۔ تخلیقی زندگی کے ابتدائی برسوں میں ان کا جھکاو سماجی عدم مساوات کی جانب رہا تاہم بعد کے ادوار میں انھوں نے مہاجر،

Research Journal DARYAFT
ISSN (E): 2616-6038, ISSN (P): 1814-2885
Volume 18. Issue 01, June 2026

تحقیقی وتنقیدی مجلّہ
دریافت

مزدور، کسان اور خواتین کے مسائل پر زیادہ توجہ کی ہے۔ نتیجے کے طور پر فروزان ایک ورسٹائل (versatile) مصنفہ ہیں جنھوں نے کسی ایک موضوع تک محدود نہ رہ کر زندگی کو وسیع تناظر میں دیکھا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ایکدینیز، این، ادبیاتم این دیارلی جادہ سی: فروزان، ادبیات خبر -https://www.edebiyathaber.net/edebiyatin en-duyarli-cadisi-furuzan-necla-akdeniz/، ۱۲ فروری، ۲۰۲۴ء

۲۔ الکان، بی، اینڈ مقصودیان، این، چلڈرن ایٹ دی مارجنز آف لیبر مائیگریشن ان فروزانس ورکس آفٹر جرمنی، ترک دلی وے ادبیاتی درجسی، جلد ۶۳، شمارہ ۲، ص ۳۸۳۔۴۰۷

۳۔ الپ، ایل، فروزان: پراسز یاتیلی، خبر لر -https://www.gazetekadikoy.com.tr/edebiyat-hayatindan hatirlamalar/furuzan-parasiz-yatili، ۶ فروری، ۲۰۲۵ء

۴۔ التن، او، فروزان نن حکایت لیرندہ کادنلار، یک شیک لسانس، دملوپی نار یونیورسٹی، ۲۰۱۷ء

۵۔ فروزان بیوگرافیسی، ٹی وائی، گیلش تاریخی https://tamadres.com/blog/yazi/yazar-furuzan

۶۔ فروزان، فیمینسٹ سناٹ، /https://www.feministsanat.com/furuzan، ۲۰۲۳ء

۷۔ فروزان، ٹی وائی، انسائیکلوپیڈیا ڈاٹ کام، گیلش تاریخی،
https://www.encyclopedia.com/history/encyclopedias-almanacs-transcripts-and-maps/furuzan?utm_source

۸۔ گوکچیک، ایم، فروزان، خبر حریتی، -https://www.haberhurriyeti.com/makale/19290671/mustafa gokcek/furuzan، ۱۸ فروری، ۲۰۲۶ء

۹۔ گوربوز، ایچ، اینڈ کلیچ، اے، ایف، فروزان نن رومان لرندا کلچرل یوزلشما، سوسیال بلمیر انسٹیٹوسیو درگیسی، جلد ۱۰، شمارہ ۲، ص ۲۵۹۔۲۶۶

۱۰۔ نعمانولو، ایم، فروزان حیاتی، صنعتی، ایسرلری، یک سک لسانس، ایرجیئس یونیورسٹی، ۲۰۰۹ء

۱۱۔ اوزترک، وائی، لیچندہ ترک ادبیاتی اسملر سوزلو، خواجہ احمد یسوی اولوسلاراسی، ترک۔ قازق یونیورسٹی، https://teis.yesevi.edu.tr/madde-detay/furuzan?utm_source، ۲۰۱۹ء

۱۲۔ شفق، بی، فروزان نن اویکلورندہ، انے کش الش کسی، یوکسیک لسانس، بلکینت یونیورسٹی، ۲۰۰۷ء

۱۳۔ شیئن، این، فروزان نن حیاتی وادبیاتی ایسرلری، مقالہ پی ایچ ڈی، غازی یونیورسٹی، ۲۰۰۶ء

۱۴۔ اوشاکلی ساندل، بی، فروزان نن اویوکلولرینی سوسیال اشیت سزلیک بالامندہ اوکمک، سوسیال بلمیر انسٹیٹوسیو درگیسی، جلد ۲۴، ۲۰۲۲ء، ص ۴۲۔۶۰

References in Roman Script:

1. Akdeniz, N. (2024). Edebiyatın en duyarlı cadısı: Füruzan. Edebiyat Haber. https://www.edebiyathaber.net/edebiyatin-en-duyarli-cadisi-furuzan-necla-akdeniz/
2. Alkan, B., & Maksudyan, N. (2023). Children at the Margins of Labour Migration in Füruzan's Works After Germany. Türk Dili ve Edebiyatı Dergisi, 63(2), 383-407.
3. Alp, L. (2022). Füruzan: Parasız Yatılı | Haberler. https://www.gazetekadikoy.com.tr/edebiyat-hayatindan-hatirlamalar/furuzan-parasiz-yatili
4. Altın, Ö. (2017). Füruzan'ın Hikayelerinde Kadınlar [Yüksek Lisans]. Dumlupınar Üniversitesi.
5. Füruzan, Biyografisi,. (t.y.). tamadres.com. Geliş tarihi https://tamadres.com/blog/yazi/yazar-furuzan
6. Füruzan-Feminist Sanat. (2023). https://www.feministsanat.com/furuzan/
7. Fürüzan. (t.y.). Encyclopedia.com. Geliş tarihi https://www.encyclopedia.com/history/encyclopedias-almanacs-transcripts-and-maps/furuzan?utm_source
8. Gökçek, M. (2024). Füruzan. Haber Hürriyeti. https://www.haberhurriyeti.com/makale/19290671/mustafa-gokcek/furuzan
9. Gürbüz, H., & Kılıç, A. F. (2017). Füruzan'ın Romanlarında Kültürel Yozlaşma. Sosyal Bilimler Enstitüsü Dergisi, 10(2), 259-266.
10. Numanoğlu, M. (2009). Füruzan Hayatı, Sanatı, Eserleri [Yüksek Lisans]. Erciyes Üniversitesi.
11. Öztürk, Y. (2019). Füruzan. İçinde Türk Edebiyatı İsimler Sözlüğü. Hoca Ahmet Yesevi Uluslararası Türk-Kazak Üniversitesi. https://teis.yesevi.edu.tr/madde-detay/furuzan?utm_source
12. Şafak, B. (2007). Füruzan'ın Öykülerinde Anne-Kız İlişkisi [Yüksek Lisans]. Bilkent Üniversitesi.
13. Şen, N. (2006). Füruzan'ın Hayatı ve Edebi Eserleri [Doktora]. Gazi Üniversitesi.
14. Uşaklı Sandal, B. (2022). Füruzan'ın Öykülerini Sosyal Eşitsizlik Bağlamında Okumak. Sosyal Bilimler Enstitüsü Dergisi, 24, 42-60

Ms. Müzeyyen Eken is Master students at Department of Urdu Selçuk University, Konya, Türkiye. Her research interests include Urdu Fiction and Urdu Poetry. She has contributed one research articles to the field.

Dr. Mehmet Kemal Çakmakçi is affiliated with the Department of Urdu, Selçuk University, Konya, Türkiye. He completed his PhD from Istanbul University. His research interests include Urdu fiction and Urdu poetry.